الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بہ فیض حضور حجۃ الاسلام علامہ شاہ محمد حامد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ

قبالۂ بخشش

مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن بریلوی

کا نعتیہ دیوان

☆ از قلم ☆

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی

ناشر: ادارۂ دوستی ۸۴۲، کمال پورہ، مالیگاؤں (ناسک)

قبالۂ بخشش

مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن بریلوی کا نعتیہ دیوان

نعت وہ مقدس ومحترم، مکرم ومحتشم اور پاکیزہ لفظ ہے جو اپنی شناعتِ آفرینش سے ہی رسولِ رحمت ﷺ کی توصیف وثنا اور شمائل وخصائل کے اظہار واشتہار کے لیے مختص ومستعمل ہے۔نعت منشائے قرآن ہے۔نعت تقاضائے ایمان ہے۔نعت قلب ونظر کے لیے نور ہے۔نعت روح وجگر کے لیے سرور ہے۔نعت حریمِ جاناں میں اذنِ شوق ہے۔نعت آبروئے فن اور معراجِ ذوق ہے۔نعت ہر زبان کے شعر وادب کی بلاشبہ عزت وآبرو اور عصمت وعفت ہے۔

برِصغیر ہندوپاک میں فروغِ نعت کے تعلق سے اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری برکاتی محدثِ بریلوی اور ان کے تلامذہ، خلفا، مریدین، متوسلین اور معتقدین کا بہت بڑا حصہ ہے، امام احمد رضا محدثِ بریلوی کے دربارِ فیض بار کے صحبت یافتگان اور خوشہ چینوں میں ہر کوئی علم وفضل، زہد وتقوا، استقامت علی الدین اور عشق ومحبتِ رسول ﷺ میں اپنی مثال آپ تھا۔ہر ایک نے امام احمد رضا کے پیغامِ عشقِ رسالت کو اکنافِ عالم میں عام کرنے کے لیے ہر ممکن قربانیاں پیش کیں۔عشقِ رسالت مآب ﷺ کے فروغ واشاعت کے لیے ان پاکباز افراد نے نعتیہ شاعری کو بھی اپنا شیوہ بنایا اور نعتیہ نغمات کی مشک بار خوش بُو سے اہلِ ایمان واسلام کی مُشامِ جان وایمان کو معطر ومعنبر کیا۔امام احمد رضا کے دامنِ کرم سے وابستہ حضرات نے نعتیہ شعر وادب کے حوالے سے اردو ادب کی وہ گراں قدر خدمت انجام دی ہے کہ ''دبستانِ دہلی'' اور ''دبستانِ لکھنؤ'' کی طرح آپ کے معتقدین کی ملکوتی اور کوثر وتسنیم میں دھلی ہوئی پاکیزہ شعری کائنات کو بلاشبہ ''دبستانِ بریلی'' کے نام سے معنون کیا جاسکتا ہے۔

''دبستانِ بریلی'' کے اکثر وبیشتر شعرائے کرام صاحبِ دیوان شاعر ہیں۔ہر ایک کا کلام اندازِ بیان کے لحاظ سے نہایت اعلا، شگفتہ وشیریں، شعری وفنی خوبیوں سے آراستہ وپیراستہ، عشق و

محبتِ رسول ﷺ کی تڑپ و کسک اور سوز و گداز لیے ہوئے ہے۔

نعتیہ شاعری جو کہ تلوار کی تیز ترین دھار پر چلنے کے مترادف ہے اس میں اگر حد سے تجاوز کرتا ہے تو الوہیت کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے اور اگر کمی کرتا ہے تو شانِ رسالت میں تنقیص و گستاخی کا مرتکب قرار پاکر ایمان و اسلام کے دائرے سے خارج ہوجاتا ہے۔اس خصوص میں امام احمد رضا محدث بریلوی اور ان کے پروردہ افراد کا کلام سب سے منفرد،سب سے اعلا، جملہ شرعی خامیوں اور لغزشوں سے پاک وصاف، افراط وتفریط، خیالات کی بے راہ روی اور تصنع و بناوٹ سے مبرہ ومنزہ ہے۔یہی وہ انفرادی خوبی و خصوصیت ہے جس نے ''دبستانِ بریلی'' کے شعرائے کرام کو دیگر نعت گوشعراسے ممتاز ترین کر دیا۔

اس سچائی اور حقیقت کا جلوہ پیشِ نظر نعتیہ دیوان ''قبالۂ بخشش'' کے ورق ورق میں مسطور اور سطر سطر میں پنہاں ہے۔مداح الحبیب علامہ جمیل الرحمٰن جمیلؔ قادری رضوی بریلوی، امام احمد رضا کی بابرکت اور فیض بخش صحبت کے خوشہ چین اور استاذِ زمن علامہ حسن رضا بریلوی (برادر اعلا حضرت) کے تلمیذ ارشد تھے یہی وجہ ہے کہ علامہ جمیل الرحمٰن قادری رضوی بریلوی کے نعتیہ دیوان ''قبالۂ بخشش'' میں جابجا انہی حضرات کے کلام بلاغت نظام کا عکسِ جمیل نظر آتا ہے نیز آپ کے کلام کا مطالعہ کرتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے قبالۂ بخشش''...... ''حدائقِ بخشش'' اور ''ذوقِ نعت'' کے اشعارِ آب دار کا آسان اور سہل زبان میں شارح و ترجمان ہے۔چند مثالیں خاطر نشین کریں ؎

مالک تجھے بنایا مخلوق کا خدا نے
اس واسطے لکھا ہے ہر شے پہ نام تیرا

عجب نکہتِ جاں فزا ہے تمہاری
کوئی راہ بھٹکا نہ جویا تمہارا

اسی سے ہوئے عنبر و مشک مشتق
ہے خوشبو کا مصدر پسینا تمہارا

رفعتا کا رکھا ہے تاج سر پر حق تعالیٰ نے
پھریرا عرشِ اعظم پر اڑا کس کا محمد کا

دل کہتا ہے ہر وقت صفت ان کی لکھا کر
کہتی ہے زباں نعت محمد کی پڑھا کر

بھول جائے باغِ گل کو چھوڑ دے سیر چمن
عندلیب زار دیکھے گر بیابانِ رسول

علامہ جمیل الرحمٰن قادری رضوی بریلوی کا کلام سوز و گداز، کیف و جذب اور رسول اللہ ﷺ

کی محبت و الفت اور تعظیم و توقیر کی بادۂ ناب سے لوگوں کو مخمور و سرشار کرتا ہے۔آپ کا کلام صنائع معنوی،صنائع لفظی، ایجاز و اختصار،ترکیب سازی،شاعرانہ پیکر تراشی،جدتِ ادا اور طرز بیان کے علاوہ بہت ساری شعری و فنی خوبیوں کا اعلاترین مرقع و نمونہ ہے ۔

خدا کے پیارے نبی ہمارے روف بھی ہیں رحیم بھی ہیں
شفیع بھی ہیں رسول بھی ہیں مطاع بھی ہیں قسیم بھی ہیں

مظہر ذاتِ خدا محبوب ربِّ دوسرا   بادشاہ ہفت کشور رحمۃ للعالمیں

ہر ذرہ میں ہے نورِ تجلائے مدینہ   ہے مخزنِ اسرار سراپائے مدینہ

آئینہ منفعل ترے جلوے کے سامنے   ساجد ہیں مہر و مہ ترے تلوے کے سامنے

محبت اسکو کہتے ہیں کہ مولا ے ولایت نے   نماز عصر آرامِ محمد پر فدا کی ہے

جا کے صبا تو کوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لا کے سنگھا خوش بوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ،دل میں بسا ہے شہرِ مدینہ
چشم لگی ہے سوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پُروئے جاتے ہیں مژگاں میں وقتِ ذکرِ نبی
بھرے ہیں دُرِّ عدن آب دار آنکھوں میں

زمینِ طیبہ نہ کیوں آسماں سے اونچی ہو
بنایا اس نے نبی کا مزار آنکھوں میں

آج عالمِ اسلام میں جہاں امام احمد رضا محدثِ بریلوی،علامہ حسن رضا بریلوی اور مفتیِ اعظم علامہ شاہ مصطفیٰ رضا نوری بریلوی قدس سرہما کے نعتیہ کلام کی دھوم مچی ہوئی ہے،وہیں علامہ جمیل الرحمٰن قادری رضوی بریلوی کا کلام بھی نعت خوانی کی بابرکت محافل و مجالس میں خوش الحانی کے ساتھ نہایت ذوق وشوق اور محبت و الفت سے پڑھا اور سنا جاتا ہے ان نفوسِ قدسیہ کی نعتیں پڑھنے

اور سننے میں ایک عجیب طرح کا لطف وسرور حاصل ہوتا ہے، طبیعت پر وجدانی کیفیت طاری ہوتی ہے، دلوں کو نور اور محبتِ رسول ﷺ کا ادراک ہوتا ہے ۔

یہ وہ محفل ہے جس میں احمدِ مختار آتے ہیں   ملائک لے کے رحمت کے یہاں انوار آتے ہیں
چلو ہے میزبانی جوش پر سرکار طیبہ کی   لیے رحمت کے خوانوں میں ملک انوار آتے ہیں
وہ حسن ہے اے سیدِ ابرار تمہارا   اللہ بھی ہے طالب دیدار تمہارا
شاہِ کونین جلوہ نما ہوگیا   رنگ عالم کا بالکل نیا ہوگیا
منتخب آپ کی ذاتِ والا ہوئی   نامِ پاک آپ کا مصطفیٰ ہوگیا
ایسی نافذ تمہاری حکومت ہوئی   تم نے جس وقت جو کچھ کہا ہوگیا
عاشقو ورد کرو صلِ علیٰ آج کی رات   میں پڑھوں شاہ کی کچھ مدح وثنا آج کی رات
پردہ رُخِ انور سے جو اُٹھا شب معراج   جنت کا ہوا رنگ دوبالا شب معراج

علامہ جمیل الرحمٰن قادری رضوی بریلوی کے بعض نعتیہ اشعار تو بے حد مشہور اور زباں زد خاص و عام ہیں۔حتیٰ کہ بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت خواں حضرات بھی آپ کے نعتیہ نغمات کو پڑھتے رہتے ہیں۔

آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ   دل کا اجالا نامِ محمد ﷺ
سلطانِ جہاں محبوب خدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا
یارسول اللہ آکر دیکھ لو   یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو
کشتۂ دیدار زندہ ہو ابھی   جانِ عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو
میری آنکھوں میں تمہی ہو جلوہ گر   چلمنِ مژگاں اُٹھا کر دیکھ لو
نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے   یہ کعبہ گھر اس کا ہوا چاہتا ہے

علامہ جمیل کا یہ سلام تو مقبولِ خاص وعام ہے ۔

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام زینتِ عرشِ معلا الصلوٰۃ والسلام

ربِّ ہب لی اُمّتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

بُت شکن آیا یہ کہہ کرسر کے بل بُت گر پڑے جھوم کر کہتا تھا کعبا الصلوٰۃ والسلام

اوراس سلام کا مقطع اس قدر مشہور و معروف ہے کہ اسے ضرب المثل کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔شاید ہی کوئی صحیح العقیدہ مسلمان ایسا ہوگا جسے یہ شعر یاد نہ ہو ۔

میں وہ سُنّی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد

میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے کہ علامہ جمیل الرحمٰن قادری رضوی بریلوی عاشقِ رسول امام احمد رضا بریلوی اور استاذِ زمن علامہ حسن رضا بریلوی کی آغوشِ تربیت کے پروردہ ہیں۔حتیٰ کہ آپ کا مشہورِ زمانہ لقب ''مدّاح الحبیب'' امام احمد رضا بریلوی کا ہی عنایت فرمودہ ہے جس کا ذکر علامہ جمیل ایک مقام پر اس طرح کیا ہے ۔

کردیا تیرا لقب مرشد نے مدّاح الحبیب

کر جمیلِ قادری مدحت رسول اللہ کی

لہٰذا اس بات پر علامہ جمیل الرحمٰن قادری رضوی بریلوی کو بڑا ناز و تمکنت ہے اور ہونا بھی چاہیے کہ انھیں نفوسِ قدسیہ کے فیضانِ روحانی سے آپ کو چاردانگِ عالم میں شہرتِ دوام حاصل ہوئی۔چناں چہ آپ نے ان دونوں حضرات کا ذکر اپنے کلام میں بہ جا کیا ہے ۔

شہرت ہے جمیل اتنی تیری یہ سب ہے کرامت مرشد کی

کہتے ہیں تجھے مدّاحِ نبی سب اہلِ سنت کیا کہنا

دکھادے فیضِ استاذِ حسن حضار محفل کو جمیلِ قادری پھر ہو بیاں پُر لطف مدحت کا

جمیل اپنے آقا کا مدحت سرا ہے کرم ہے رضا کی نگاہِ کرم کا

رضا کے ہاتھ سے پی ہے جمیل نے وہ مے کہ جس کا روز بڑھے گا خمار آنکھوں میں

قبالۂ بخشش میں شامل نعتیہ کلام زیادہ تر غزل کے فارم میں ہے، دیگر اصناف جیسے مخمس (ترجیع بند) میں اور رباعی میں بھی آپ نے نعتیں قلم بند فرمائی ہیں۔علاوہ ازیں میلاد نامے، سلام، مناقب، قصائد اور قطعات بھی ملتے ہیں۔حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں کئی مناقب موجود ہیں جوفنی اعتبار سے بلند ہونے کے ساتھ حضرت غوثیت مآب رضی اللہ عنہ سے علامہ جمیل الرحمٰن قادری رضوی بریلوی کی بے پناہ الفت وعقیدت کی مظہر ہیں۔نیز اپنے مرشدِ گرامی امام احمد رضا کی شان میں کئی قصائد بھی آپ نے ارقام کیے ہیں اس میں بھی محبت و خلوص کا دریا لہریں لے رہا ہے۔ذیل میں بطورِ مثال اشعار ملاحظہ کیجیے ؂

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایا غوثِ اعظم کا ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا
ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوثِ اعظم کا
نبی کے معجزوں کا تو ہے مظہر بتاتے ہیں ترے آثار یا غوث

ان اشعار کے علاوہ ذیل کی منقبت جمیلؔ صاحب کی جملہ مناقب میں اسلوب بیان اور طرزِ اظہار کے اعتبار سے بھی بلند وبالا ہے اور مضمون آفرینی، سوز وگداز، رقت وکسک اور کرب ودرد کا ایسا والہانہ آہنگ پایا جاتا ہے کہ قاری وسامع دونوں کی آنکھیں اس منقبت کی قراءت کے دوران بے اختیار اشک بار ہوجاتی ہیں۔چند اشعار خاطر نشین ہوں ؂

جان و دل سے تم پہ میری جان قرباں غوثِ پاک
ہے سلامت تم سے میرا دین وایماں غوثِ پاک
کب بلائیں اپنے در پر، کب رخِ انور دکھائیں
کب نکلیں دیکھو میرے دل کا ارماں غوثِ پاک
آپ کا نامِ مقدس میرے دل پر نقش ہے
میری بخشش کے لیے کافی ہے ساماں غوثِ پاک

ماہِ ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ میں فتحِ مقدمۂ بدایوں کے موقع پر علامہ جمیل نے اپنے مرشدِ گرامی

امام احمد رضا بریلوی کی شان میں جو قصائد لکھے وہ عقیدت ومحبت کے مظہر جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ شعریت اور فنی اعتبار سے بھی ارفع واعلا ہیں، چند اشعار بطور مثال ذیل میں خاطر نشان فرمائیں ۔

آبروے مومناں احمد رضا خاں قادری رہ نماے گم رہاں احمد رضا خاں قادری

خاندانِ پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری

طبیعت آج کیوں ایسی رسا ہے کہ خود اپنی زباں پر مرحبا ہے

صبا کیوں اس قدر اترا رہی ہے چمن میں کون سا غنچا کھلا ہے

یہ کیسے شادیانے بج رہے ہیں یہ کیوں باب مسرت آج وا ہے

تحیر جب بڑھا ہاتف پکارا رضاے قادری دولھا بنا ہے

بریلی کا نصیبہ جگمگایا کہ عبدالمصطفےٰ دولھا بنا ہے

علامہ جمیل الرحمٰن قادری رضوی بریلوی کا نعتیہ دیوان چند برسوں سے بالکل نایاب سا ہوگیا تھا۔بہت عرصہ پہلے اسے رضا اسلامک مشن، بریلی شریف نے شائع کیا تھا اس کے بعد کسی بھی ناشر نے اس کی اشاعت کی طرف توجہ نہ فرمائی۔لہٰذا خوش عقیدہ مسلمانوں کے مابین اس کلام کی بے پناہ مقبولیت کے پیشِ نظر آل انڈیا سنّی جمعیۃ العلما شاخ مالیگاؤں نے اسے جدید طرز پر کمپیوٹر کمپوزنگ کے ذریعہ پاکٹ سائز میں منظرِ عام پر لایا ہے۔یقیناً یہ امر جملہ برادرانِ اہل سنت کے لیے فرحت وانبساط کا باعث ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ علامہ جمیل الرحمٰن بریلوی کی حیات وخدمات اور مکمل شعری سرمایوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے شعری محاسن، رجحانات اور خیالات کو اجاگر کرنے کے لیے یونیورسٹی لیول کا کوئی تحقیقی مقالہ قلم بند کیا جائے تاکہ دیگر قدآور نعت گو شعرا میں آپ کے مقام و منصب کا تعین کیا جاسکے اور دنیاے ادب آپ کے شاعرانہ کمال سے کماحقہٗ واقف ہوسکے۔

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی،

سروے نمبر ۳۹، پلاٹ نمبر ۱۴، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں 203 423 ضلع ناسک، مہاراشٹر